نحمدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

ز قومِ من نشناسد مقامِ من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوش ترم

مورخہ ۳ - جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب کے وعظ کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کے متعلق اب حضرت اقدس مسیح موعود کے اُن الفاظ کو چھپ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے۔ کہ آئندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کریں گے۔ چنانچہ اب پھر شیخصاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں۔ یکم اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ اور امرت سر۔ گجرانوالہ۔ جالندھر۔ بنگہ۔ کریام۔ کاٹھ گڈھ۔ راہوں لودیانہ۔ مالیر کوٹلہ۔ نابھہ۔ انبالہ۔ پٹیالہ۔ سہارنپور۔ دیوبند۔ مظفر نگر۔ میرٹھ دہلی۔ شاہجہانپور۔ رامپور۔ بریلی۔ اجمیر۔ علیگڈھ۔ الہ آباد سے ہو کر حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور اون کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے۔

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ تبلیغ حق کیواسطے ہند کے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے خدا تعالےٰ اون کو اس کام میں برکت اور منفعت دے۔

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر۔ مدرسہ۔ صدقات۔ خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو۔ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپنے کیواسطے آوے۔ وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہُوا ہونا چاہیئے۔ اور ایسا کھلا کھلا ہو جس پر تصحیح کی گنجائش ہو۔ جو مضمون ایسا لکھا ہُوا نہ ہو گا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا۔

ایڈیٹر کو فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسید دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ہاں جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوں گے۔

خط کا جواب

جو صاحبان بہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں۔ وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں۔

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے۔ یکم اگست ۰۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کریں گی۔ یعنی براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲/ بے جلد للعمہ اور درثمین مجلد ۸/ بے جلد ۶/

مینیجر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔)

اسے ایک اخلاص نشان کے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیونگا تو اسی کا ہو کے رہونگا اور مرونگا بھی تو بھی اسی کا کہلاؤنگا۔

.... ذہین پسند کرتا ہوں بلکہ تعالیٰ کو۔ آپ قبلہ امام خلیفۃ المسیح کو کہدیں۔ کہ یہ جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو لکھدیں فوراً قادیان آسکتا افسوس نہ میرے پاس وفاداری ثبوت کے لئے اور کوئی ہے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو ناچیز و ناکارہ شئے کے پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اس لئے قادیان سے چلا آیا تو کہ باہر رہا کر کچھ کما لونگا پھر آرام سے بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذار دونگا۔ اگر منشاء الٰہی کے برخلاف ہو تو بھی ہم راضی ہیں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ عرصہ سعید بلاہی کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم الشان دنیا سے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلا تکلف قبلہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ کہدیں کہ ابوسعید ان دنوں پرتیار ہے۔ ابوسعید عربی از رنگون

اردو المانک ۱۹۰۸ء

یوں تو اس قسم کی جنتریاں بہت مل جاتی ہیں۔ جو میز پر سامنے رکھ لی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ۱؎ ہے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قواعد صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قواعد صدیقی عربی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قواعد صدیقی عربی پڑھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھ سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ محصولڈاک آنے پر دفتر انقلاب گوجرانوالہ سے مفت مل سکتا ہے۔

مینیجر انقلاب گوجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل ذہین الطبع زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ آپ کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط وکتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۰۸ء میں مرض اٹھرا کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اصل نسخہ یہ ہے

نیل یعنی نیلا تھوتھا (؟) مشک خالص۔ زرنیخ خالص (قلمی) ہر دو ادویہ کو ۶ ماشہ باہم ملا کر ۲ رتی ہر روز شام کو وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے تہجد وقت نمازوں میں دعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضاء پر۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی معرفت سکرٹری مدرسی ۸ اپریل ۰۸ء

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہوسکا)

واقعہ ۱۳ مارچ ۰۸ء بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مفصلات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے ایسے موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہنچایا اور امام پاک کے الہام نوحی الیہم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ اسکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات کا ۲ لما لہ ۱۱۱ نقد و وعدہ کا ہوا۔ تفصیل اسماء و رقم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ۸ / شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑت دار لائل پور ۵ عہ / منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۵ عہ / منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور عہ / مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر ۱۰ عہ / میاں یوسف علی صاحب للعہ / میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند صہ / منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر بنگلہ کوٹ خدایار عہ / مستری محمد حیات صاحب صہ / مرزا محمد بیگ عہ / بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے اسٹیشن لائل پور عہ / میاں محمد عالم صاحب عہ / میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار صہ / میاں بہادر صاحب صہ / ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۱۰ / میاں سلطان خان صاحب ۸ / بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور عہ / میاں میراں بخش صاحب مقدم اسٹیشن لائل پور عہ / شیخ شمس الدین صاحب ولد میاں حاجی محمد حیات صاحب چنیوٹی حال لاہور عہ / شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کریانہ لائل پور ۸ / میاں امام الدین صاحب ولد میاں حاجی سکنہ کوٹ چک نمبر ۲۰۷ عہ

نوٹ انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں صرف حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھنے میں دل کھول کر امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک

سید جاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ وارد و گانڈل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

الخطبۃ

امیر حسین شاہ صاحب۔ گنر جو آج کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان تشریف لے آتے ہیں۔

جلسہ تشحیذ

بخدمت ممبران انجمن تشحیذ الاذہان السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بتاریخ ۳ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ مطابق یکم اگست ۰۸ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کس طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔

ثناء اللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پھر اہل حدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء میں ڈاکٹر صاحب کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ ’’اسمیں شک نہیں کہ مرزا صاحب نے اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بھی ویسا ہی نمونہ ہو جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی تھی‘‘

ناظرین ملاحظہ فرماویں یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی تھی۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تھا اس لئے خیر یہ موقعہ ہم اور درگذر کر دیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت میں اندھی ہو گئی ہو اوس کا علاج ہی کچھ نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمیں لکھتے ہیں ’’مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائیگا‘‘

اس جگہ اس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بھی کان کاٹے ہیں یعنے صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ میں رنگین کر کے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کر دیا ہے۔ اگر اس ظالم بے ناخدا ترس سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار میں لفظ مر جائیگا کس جگہ لکھا ہے تو جواب سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ جس زہریلے اثر سے خوف کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہیں اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بھی یہی فرض کریں کہ اس جگہ بھی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہیں تب بھی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں کے نکالے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع صفحہ ا پر مولویصاحب لکھتے ہیں ’’ناظرین کو معلوم ہو گا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں اور مرزا میں سے جو جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں مریگا‘‘ جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کا استنباط کیا ہے۔ اشتہار میں دعائیہ الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تھا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط میں لفظ ’’مر جائیگا‘‘ موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیۃ یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندھوں کے پڑھانے اور سمجھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کی جا سکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجھ کی آنکھ پھوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہیں کر سکتا ہے

اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔

’’مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے بچنے کی بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی‘‘ میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہو گیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پھوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بھی تم کو تمیز ہے اور دعا ابتدائیہ و پیشگوئی میں فرق کو بھی سمجھتے ہو۔ بزعم خود باہلحدیث کا ہی مفہوم ہو کہ دوسروں پر اس طرح بہتان باندھکر اپنی گور میں انگارے بھر دو اور عاقبت خراب کر دو کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسدوں کیلئے بھی کسی مسیح کی ضرورت نہیں۔

سابقہ مضمون میں لفظ پیشگوئی پر بحث کر کے دکھا چکا ہوں کہ اپنی مختلف تحریرات میں ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دی اور پھر ہائے پکار مچانی شروع کر دی کہ میری بابت یہ اور وہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور مولوی فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تھی تو ناظرین اخبار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کر کے دریافت کر لیتے۔ کہ ’’الفاظ‘‘ ذیلہ سے اٹھالے رنابود کر۔ فیصلہ فرما آفت میں مبتلا کر‘‘ جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں یعنے مر جائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ۔ ہم معنی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف بھی برداشت نہیں ہو سکتی ہے تو مرقع جلد ا نمبر ا بابت اگست ۱۹۰۶ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو اس جھوٹ اور خیانت کے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیوں کرتے اس لئے کہ وہ ’’جھوٹ کو سچ دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے‘‘ کے مصداق ہیں۔

لفظ پیشگوئی کے متعلق کافی اوپر لکھ چکا ہوں اور اس بات کا منتظر ہوں کہ ثناء اللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب میں لفظ مباہلہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گو مختصر طور پر پہلے بھی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکھانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتھ بھی جابجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجھ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعوں کو معہ تہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء پیرا اول سرخی لکھی ہے

’’مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر‘‘ اس کے بعد آگے چلکر لکھتے ہیں ’’مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا‘‘ پھر اہلحدیث مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء پر لکھا ہے ’’کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر کے پرچہ میں ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے .... میرا مباہلہ علم الٰہی میں سبب بنا تھا۔‘‘ پھر مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۶ء پر لکھتے ہیں ’’مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر‘‘ پھر اہلحدیث مورخہ ۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکھتے ہیں ’’مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف‘‘ پھر مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ ’’دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر‘‘ اسی پرچہ میں اور آگے چلکر لکھتے ہیں ’’اس امر کا اظہار اہلحدیث مورخہ ۱۱۔ اکتوبر میں کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تھا‘‘ ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب بکمال اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہیں لیکن اونہوں نے نہ بالمقابل قسم کہائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہیں اس کے ساتھ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیوں پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ڈوئی کی بابت کی ہیں تو ہمیں اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیاں کرنے اور بال کی کھال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہیں اور خود ہی ان اصولوں کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اصول ان کے منہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجھے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیوں کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے مہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے میں نے ایک شخص کو وہان دیکھا ہے جو رات کے دو تین بجے آتا ہے اور اگر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہان تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے بیتنے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہون نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہے دن کو تقریباً ۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۸ ½ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہان غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہان سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہان پہونچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اور ہے پڑ ہے ہون یا مینہ اس کے معمول مین کبھی فرق نہین آیا پہلے یہ شخص ایسا تھا کہ تمام جہان کے عیوب اس مین تھے نماز روزہ کا تو نام ہی نہین جانتا تھا ایک دفعہ دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ چلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے مین کچھ ایسی تاثیر تھی۔ کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤن کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دو مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس کے نواح مین آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم ورے کنارے پر آجاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہین بلکہ مجھے بھی کئی باتون کی خبر اسی بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مصدق ہین اور انہون نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہین ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہین مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہین کہ مین کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہون اور اہور قادیان مین جناب مسیح کے جنازہ مین شریک تھے تعجب ہے کہ ہمین کچھ معلوم نہین وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لڑکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبر رسانی مین ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام - بحضور امام الانام)

رات مین حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکال کر تیرگی عالم کو جھانکنا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظون مین نہین آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نظر نبوت یاد آگیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر مین سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان اس مین جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت مین مجبور ہو جاتا ہے اس بات پر کہ اس کا جوش شعرون کی صورت مین نہ نکل جائے میں نے چاندنی کو مخاطب کیا اور اس قدیمی مگر نئے ہرکارے کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جوش ورزدر خود حاضر ہو کر پہنچا نا چاہتا تھا۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا تجھ کو دیکھ کے روئے الحبیب ہے

یہ تیری روشنی مری آنکھون کا نور ہے
ہان ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے میرے حال سے
مین ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے مین تیرے داغ ہے میرے جگر مین داغ ہے
دونون کے گھر مین جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہو گیا ہے رنگ ترا کس کی یاد مین
چہرہ سفید پڑ گیا کس افتاد مین

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق مین
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق مین

وہ کونسی زمین ہے جسمین نہ تو گیا
ہر جا یہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہان ہان گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہے
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی و طور ہے

کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب لف کھول لیلیٰ شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتا دے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دے مجھے ضرور

اے چاند ایک بات ہے مانے تو مین کہون
میری شب فراق کے مونس اسی پر مین

پیغام بھیجتا ہو کوئی کوئے یار مین
لیجاؤ یا نہین؟ اسے کرنون کی تار مین

ہان ہان ضرور کام یہ اسے جان کیجیو
ناکام ناتوان پہ احسان کیجیو

اک باغ پر بہار ہے دار الامان کا
وان مقبرہ ہے میرے مسیح الزمان کا

اس مقبرہ پہ نور کی چادر چڑھا ئیو
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی - مہدی زمان
ملے وہ کہ جس کیواسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور خاص ہی ظہور ہے
جس کا مکان غیرت صد کوہ طور ہے

تمہید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
[illegible] عجیب راز ہین رب کریم سے

جس کے قدم کیواسطے کل [illegible]
آنکھین بچھائین راہ مین اور سر قدم [illegible]

بعض انبیاء سے بڑھکے ہو جو اپنی شان مین
جو تیر ہو رہے خدا کی کمان مین

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان مین
بھیجا گیا مسیح - محمدؐ کی شان مین

صدہا درود تجھ پہ ہو صدہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ مین تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ احمدیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے بہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ وہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہٰذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کر کے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ** - اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سوال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہٰذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵- جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵- اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگرخانہ - مدرسہ - اشاعت اسلام یعنی میگزین - مسکین فنڈ - یتامیٰ - مقبرہ تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی ہی ہونی چاہیئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگرخانہ - مدرسہ - اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیسا کہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالےٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرنیوالا ہے اور جب خود خدا تعالےٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہے اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھاویں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینہ کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کر کے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی - مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان میں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرانے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تمام کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کر سکتے ہیں اور امور جن پر غور ہو سکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وجیہ ہمارا اس

ملک میں کام کرسکیں اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک میں کام کرسکیں۔ اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دیہات میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہروں میں کام کریں غیر ممالک میں کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی ہو پس تین قسم کے واعظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم بھی الگ الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہوں جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہیں تیار نہ کیا جائے بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہوں جن کو بی۔اے یا ایم۔اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی تعلیم دی جائے اور پھر انہیں سے ہر ایک سے اس کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہیں دینی تعلیم دیجاوے اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ اگر جیسا کہ مدرسہ کی موجودہ صورت ہے ہر ایک طالب علم کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل اس قدر ذرائع ہیں کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لڑکوں کو داخل کیا جاوے جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزون سمجھا جاوے کیونکہ اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش اپنے لئے پیدا کر سکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہوگی۔ میرا بالفعل کوئی ایک رائے پیش نہیں کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی کھچڑی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے لئے رائے قائم کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح پر کوئی مفید رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آدیں اور مختصر مگر مدلل ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دیں گے تو کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ممبران کمیٹی کی پاس

پاس وقت ہے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب لمیٹڈ کمیٹی بھی ایسی راؤں کے پہنچنے پر یا اس سے پہلے ہی اپنی طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جو مختلف انجمنوں کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا جاویگا اس صورت میں ۱۵۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً مکمل نہ ہو سکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنیں کوئی رائے دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبروں کے سامنے پیش کرکے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسہ کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے اس لئے لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہوں گے ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرح پر ایسے اُستاد مہیا ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کریں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک تعلیم دیسکتے ہیں۔

خاکسار محمد علی ۱۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

(از چودہری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ با جان بحق بسپرد ✣ شد غروب آفتاب شد دلفور
بہر سال وصال احمدؑ ما ✣ در دل من نگندہ شد مغفور ۱۳۲۶

دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے

۲۔ غلام احمدِ موعود شانِ ایزدی ہے ۱۲۵۰ھ ✣ نہاں اس رسم میں ان کا سن تولد ہے
اسی طرح سے بتاؤں میں ان کا سال وصال ✣ نبی عہد الٰہی غلام احمد ہے ۱۳۲۶

۳ چونکہ بعض تحریروں سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا گیا ہے۔

۳۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ ہوا نزد اللہ خیر و ابقی ۱۹۰۸

۴۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ ۱۹۰۸

یہ ہوگا وہ ہوگا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا

۱۳۲۶ھ

۶۔ ان رحمت اللہ قریب من المحسنین ۱۳۲۶

۷۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم الموت ۱۳۲۶

۸۔ وسلام علیٰ بیوم ولدت ویوم اموت ویوم البعث حیا۔ ۱۹۰۸

۹۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ موتی ۱۹۰۸

۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ موتی بل حی۔ ۱۹۶۵

چودہری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدسؑ سے بڑا اخلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چودہری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہو جاویں انہیں کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چودہری صاحب نے معہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائل پور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرمائیں گے اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدسؑ کی یادگار میں قائم ہوگا اور اس کے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چودہری صاحب کی مدد کریں اور اگر ضرورت ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کر دیں جس سے انہیں سہولت ہو۔ خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا ۔ بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے ہیں اور کوپن میں اپنا نام پتہ کچھ نہیں لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر ۱۶ مئی کو یہاں وصول ہوا وہ منی آرڈر بلخ للعسکر کا ہے چونکہ منی کی رسید نہ چھپ چکی ہے اس واسطے جن صاحب نے ۱۰ مئی میں چار روپے ارسال کئے ہوں اور اس کی رسید نہ چھپی ہو تو وہ اطلاع فرماویں کتاب میں جمع ہے مگر نام معلوم نہیں۔ مینیجر بدر

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

ماموربن اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کثرت سے اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آپڑتا ہے تو بہر حال اس کی دعا قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مد نظر ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو وہ کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہو جاتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک بدیہی بات ہے اور ہر ایک کے روز مرہ کے تجربہ میں آچکی ہے ایسا ہی جب ماموربن اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نہیں تو لاریب جسقدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسروں کے اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور و تفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکو ہستی باریتعالیٰ میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریہ پن کی رگ ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی بہ نسبت اوروں کے زیادہ بات ماننا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے جس سے ہم ان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے میں شک کریں گے جب ہمکو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا میں مقابلہ کیا اور ان پر بد دعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست و نابود ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت دو سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ کر پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹائے گئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ اون لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بد دعا کر کے خود ہی جلد زیر زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر کئے جا چکے ہیں اور دنیا اون کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے انکو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی عزت حاصل ہی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری الی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال کرتے ہیں) وہ اون کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنیکا مادہ نہیں رہا اور کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تاکہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو ماموربن اللہ سے بغض اور تعصب ہلاکت کی راہ ہے اب غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ سر پر آ بجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ الفاظ دل سے نکلکر حوالہ قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا برا نہ مانئیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو سمجھیں اور پہنچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں جو منکرین کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر منکرین کی آنکھیں روحانی کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہنچانیں۔ آمین۔

ماموربن اللہ کا یہ فرض اور ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے بلاخوف و خطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھو جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی آپ نے تصدیق کی حالانکہ یہودی ان کو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ بہت برے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے تھے ایسے ہی دیکھو ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور مصلح ہند ہونیکی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں کو سخت چبھے ہیں مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الامر بلا خوف و خطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے سچے اللہ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا ماٹو یہی ہوتا ہے خدا داری چہ غم داری۔ لا یخافون لومۃ لائم ان کی شان ہوتا ہے۔

ماموربن اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ ان کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور نیک و بد اور ہر طبقے کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے دعوی نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بڑے پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانہ کے بعد جبکہ قدرتاً نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز ہو سکتا ہے۔ جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذار چکا کیا تم نے میرا کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت ایمانداری پاکبازی اور پاکدامنی میں گذری ہے مگر نادان بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا کہ اور انکار اور کفر کی حالت میں ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

ہمارے حضرت امام علیہ السلام کی پہلی چالیس سالہ زندگی دوست دشمن میں ایک پاک بے عیب اور بے لوث زندگی مانی گئی ہے پھر کیوں وہ پہلے منکرین کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے۔

اور جس دلیل سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ اور صادق رسول مانا کیوں اسی دلیل سے لوگ حضرت امام پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا بعینہ وہی نقشہ نہیں ہے جو انبیائے پیشین کے وقت میں ہوتا رہا ہے تک یہی سب ماننے والے گروہ صحابہ میں اسی دلیل سے لو اور نہ ماننے والے انہیں لوگوں میں سے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء پیشین کے منکر تھے اور [illegible] کی وجہ سے تصدیق سے محروم رہے [illegible] وقت اب دنیا میں [illegible] جواب ایمان لایا [illegible] دلوں کو روشنی بخشنے والا ہے [illegible] تو اپنی عاجز مخلوق پر رحم کر اور اس اپنے نور کی شناخت بخش۔ اور جن لوگوں نے تیرے اس فرستادہ کو قبول کر لیا ہے ان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ۔ دن بدن وہ تیری مرضیات کے راہ پر قدم آگے بڑھائیں اور ان کو خدمت اسلام کی توفیق بخش تا وہ دنیا میں نیکی اور پاکبازی کا نمونہ قائم کریں جس سے تیرا جلال اور عظمت دنیا میں چمکے۔ متقیوں فی الدین ان کو داخل کر ہمیشہ جب تک دنیا میں رہیں تیری ثنا و حمد و تقدیس کرنیوالے پاک انسان ہوں اور تیری کامل خوشنودی حاصل کر کے دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین

اور اللہ تعالیٰ اس عاجز کو صحبت صالحین نصیب کرے اپنی کلام پاک قرآن کریم کا شوق اور فہم اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ شر نفس اور شر شیطان سے محفوظ رکھے گناہوں سے بچنے اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین یارب العالمین

میں نے محض ہمدردی اور دلی تڑپ سے ایک صاحب گجراتی (قرآن پڑھے ہوئے جو حدیث کے قائل نہیں ہیں) کے سوال کے جواب میں ماموریت اللہ کی شناخت کے معیار پر اپنی تھوڑی سی سمجھ کے مطابق یہ مضمون قلمبند کیا ہے۔ امید کہ وہ صاحب نیز دوسرے بھائی اس کو غور سے پڑھیں گے اور سوچیں گے شاید خدا تعالیٰ ماموریت اللہ کی شناخت کی توفیق انہیں بخشے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مضمون کو بہتوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

خاکسار ہدایت اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

سیپارہ کی ذاتی قیمت فی سیپارہ ایک پیسہ

مکرم اخبار بدر [illegible] تشحیذ الاذہان کے خریداران [illegible] [illegible] واپس [illegible] قیمت [illegible] واپس ہوگی [illegible] دو تولہ [illegible] ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت [illegible] اپنی پرواہ منت۔

المشتہر [illegible] از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ سیپارہ دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ منیجر بدر

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریدیں ٹکٹ خریدیں ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کرکے آپ کو روانہ کرتے رہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے تو واپس کر دیں۔ صاحبان یہ کب تک چلے گی؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے ہیں جن صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار سورخہ ۱۴ اگست کا وی پی کیا جاویگا جن کا وی پی واپس آیا ان کا نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ منیجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھیں تا کہ تجویز اور دوائی تشخیص کی مد نظر رکھی جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی [illegible] بخوبی ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو [illegible] کر کے واپس کر دیں تا کہ اس کی عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا معمولاً ایک نمونہ [illegible]

مرحمی گولیاں یہ گولیاں ضعف معدہ کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض [illegible] دوا اور دستوں کے [illegible] چار تمام [illegible] زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۸ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا نیز ہفتہ کیواسطے عہ

تریاق الخنازیر خنازیر دل کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے اس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کیواسطے (صمہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۱۴ یوم کیواسطے (صمہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھاتے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور ضعف کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ - خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صمہ

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت عہ

حب صرع - مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن عہ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور دمہ اور نلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت عار

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نوٹ۔ ہماری ادویات [illegible]

مدیر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

کاتب ماسٹر محمد حسین احمدی